لرہ وکلا ا
۲۳۱

مَن لَّم یَحکُم بِمَا اَنزَلَ اللہُ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الکَافِرُون

اول مجمر سطع فی المتعۃ مجمر آل الزبیر (عقد الفرید جلد ثانی طبع مصر)

الحمد للہ تائید و توفیق حق تعالے جل شانہ یہ جواب صحیفہ سنیہ دافع وساوس باطلہ سنیہ

(موسوم بہ)

سنا صلیبہ سقہ

(رد)

فبہت الذی کفر

مولفہ عالیجناب مستطاب فضیلتمآب نضائل و محامد انتساب والمجد الاثیل الفخر النبیل سید المناظرین و قامع المتکلمین
جناب سید حسن علی صاحب قبلہ دام ظلہ رئیس منڈیاہو ضلع "جون پور"

(مصنف)

تاریخ معاویہ قول صواب سوانح الخلفا وغیرہ

جس میں فن تاریخ و حال متعہ کے متعلق سراج الحق صاحب ملا فاضل مجھلی شہری کے تمامی اعتراض کا نہایت محققانہ جواب دیا گیا ہے

(المعروف بہ)

مجمر متعہ

اول مجمر سطع فی المتعہ مجمر آل الزبیر کو زرا دیکھ
۶ ۱ ۹ ۳ ۲

صحیح ہے مگر بچند وجوہ آسانی سے دور بھی ہو سکتی ہے۔ (ایک یہ کہ) جب کربلا کا واقعہ پیش آیا تو حضرت عمر بن خطاب صاحب کے انتقال کو تقریباً پینتیس برس گزر چکے تھے پھر ان کو امام حسین کی شہادت سے کیا تعلق کہ مجالس عزا میں اور تعزیوں اور علموں کے ساتھ اُن پر تبرا کہا جائیگا۔ لہذا سمجھنا چاہیے کہ ایسے موقعوں پر عمر بن سعد ہی تیر لعنت کا نشانہ بنایا جاتا ہے لیکن خلیفہ دوم کی خلافت کو ناحق اور ناجائز سمجھنا اور اُن پر مطاعن وارد کرنا یہ بحثین کتابت اور مناظرہ باہمی مین آتی ہین امام حسینؑ کی مجلس عزا سے کیا واسطہ۔ (دوسرے یہ کہ) جسطرح شیعہ حضرت عمر کی خلافت کو جائز نہین جانتے اسیطرح حضرت ابوبکر اور عثمان کی خلافت کو بھی صحیح نہین مانتے۔ مگر مجلسون مین اور تعزیون کے ساتھ ابوبکر صاحب اور عثمان کا نام کوئی نہین لیتا بلکہ عمر کے ساتھ یزید و ابن زیاد و شمر وغیرہم کا نام لے لے کے ان سبھون پر لعنت کیجاتی ہے جس سے اور بھی زیادہ واضح اور ثابت ہوا کہ یہ عمر بن سعد ہے جو ابن زیاد کی طرح امام حسینؑ کا قاتل تھا۔ (تیسرے یہ کہ) اگر تبرے مین عمر کی ولدیت نہین ظاہر کی جاتی اور اشتباہ کی وجہ یہ ہے تو اب یہ امر قابل غور ہے کہ محض عمر کہنے سے کیا یہ لعنت معاذ اللہ عمر بن علی اور عمر بن حسن کیطرف راجع ہو سکتی ہے ہرگز کسی کا وہم و گمان بھی ادھر نہین جا سکتا۔ پھر امام حسینؑ غریب کی مجلس عزا مین ان کے قاتل عمر کو چھوڑ کے خلیفہ ثانی صاحب کو بلانا اور عمر بن سعد کے عوض عمر بن خطاب کو لعنت و ملامت کا نشانہ سمجھ کے شیعون پر اُن کی تبرا گوئی کا الزام لگانا بالکل اسی کہاوت کا مصداق ہوگا کہ "تم تو نجھے چھیڑ دوگے" ؎

مین کسی سے بھی کوئی بات جو کہتا ہون تو یار
وہ سمجھتے ہین یہ کرتا ہے شکایت میری

مین اس جگہ ایک حکایت بیان کرتا ہون بغور ملاحظہ ہو:-

"ایک شخص کا ملازم بڑا بد دیانت اور حریص تھا۔ نظر بچا کے چیزین گھما دیا کرتا تھا۔ مگر انھون نے کبھی باز پرس نہین کی بلکہ دوسرے کسی نے جب ملازم کے سامنے انکو نصیحت کی تو کہا نہین نہین۔ بدھو ہرگز چور نہین البتہ اسکی غفلت سے کوئی اُٹھائی گیرا اُٹھا لے گیا ہوگا۔